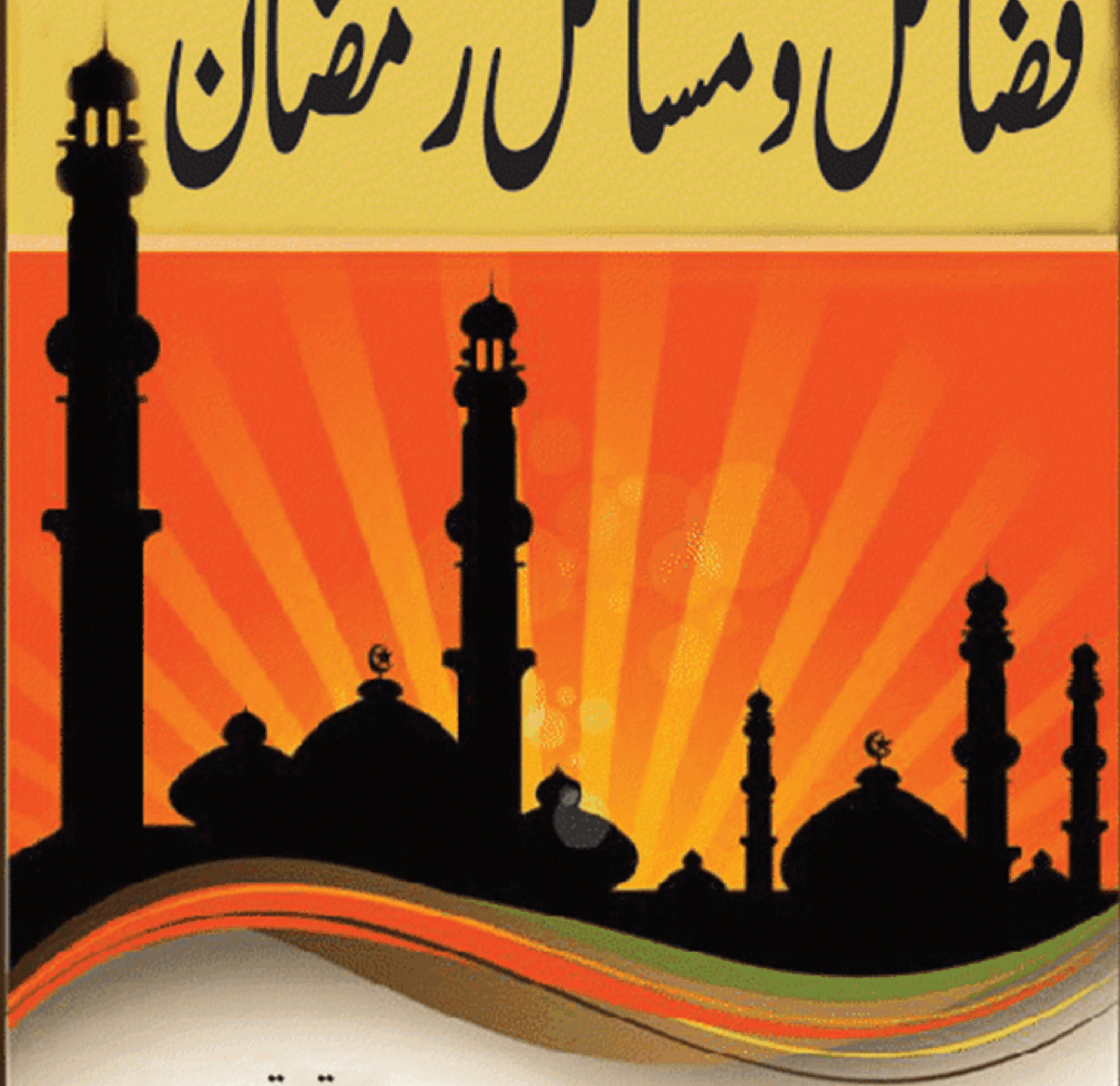
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔

فضائل و مسائل رمضان



ترتیب

محمد داؤد الرحمن علی

www.algazali.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل و مسائل رمضان

ترتیب: محمد داؤد الرحمن علی

فہرست مضامین

رمضان المبارک

رمضان کا مبارک مہینہ ہزاروں رحمتوں اور برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہم پر سایہ فگن ہونے جا رہا ہے، یہ بابرکت مہینہ ایمان وتقویٰ کا مہینہ ہے۔اس مبارک مہینہ کو رب ذوالجلال نے اپنا مہینہ فرمایا ہے،اس ماہ مبارک میں انسان کو اس طرف متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک سے ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ جوڑ لیں اس ماہ مبارک میں رحمت خداوندی کا دریا موجزن ہوتا ہے۔ یہ مہینہ روحانیت میں ترقی، نورانیت میں اضافہ،اجروثواب میں زیادتی اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔اس ماہ مبارک میں کسی سائل کو خالی ہاتھ،کسی امیدوار کو ناامید اور کسی طالب کو ناکام ونامراد نہیں رکھا جاتا، بلکہ اس ماہ مبارک میں ہر شخص کے لیے رب کائنات کی طرف سے رحمت وبخشش کی صدائے عام دی جاتی ہے۔رمضان المبارک ایمان کا موسم بہار ہے۔جس طرح موسلادھار بارش سے پہلے ہلکی پھلکی پھوار پڑتی ہے اور موسم خوشگوار ہو جاتا ہے۔بلکل اسی طرح رمضان المبارک سے پہلے رجب اور شعبان میں اللہ کی رحمت کے خوشگوار جھونکے آنے لگتے ہیں۔لہذا ابھی سے اپنا نظام الاوقات بنائیں،عبادات ومعمولات کی پابندی شروع کر دیں تا کہ رمضان المبارک کے مبارک مہینہ سے بھر پور استفادہ کیا جاسکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو اس ماہ مبارک میں اپنی رحمت،مغفرت،اور اس کے ہر لمحہ سے مکمل طور پر مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

استقبال رمضان چند اہم گزارشات

رمضان المبارک کی تیاری اور استقبال کے لیے علماء اکرام نے بہت سی اہم تجاویز اور ہدایات بیان فرمائی ہیں جن کا خلاصہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرائض و واجبات کی ادائیگی وتوبہ استغفار:

آمد رمضان سے قبل فرائض وواجبات کی ادائیگی کا اہتمام کریں، اگر ذمہ نمازیں یا قضا روزے ہوں تو ادائیگی کی ترتیب بنائیں۔ سابقہ زندگی کی تمام لغزشوں پر سچے دل سے توبہ کریں، دل کو گناہوں اور برے خیالات سے پاک کریں۔ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل ودماغ غرض جسم کے کسی بھی حصے سے صادر ہونے والے گناہوں پر سچے دل سے توبہ کریں تاکہ گناہون سے پاک ہوکر آپ رمضان البارک کا استقبال کریں۔

رمضان المبارک کے مسائل سیکھیں اور سکھائیں:

روزہ، تراویح، صدقۃ الفطر، زکوۃ، اعتکاف اور دیگر احکامات ابھی سے سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

اپنے نفس کوتقوی کا پابند بنائیں:

اپنے نفس کو ابھی سے تقوی کا پابند بنائیں۔ کیونکہ رمضان المبارک تقوی کی عملی تربیت گاہ ہے اور اللہ رب العزت نے رمضان المبارک میں روزوں کی فرضیت کا اہم مقصد تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول بتایا ہے۔ (سورۃ البقرہ:183)

صلہ رحمی میں جلدی کریں:

قطع رحمیعنی رشتے ناطے توڑنا بہت برا گناہ ہے، قطع رحمی کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لہذا رمضان المبارک آنے سے قبل اس سنگین گناہ سے توبہ اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں، نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے: ''اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی (یعنی رشتے ناطے توڑنے کا) معاملہ کیا جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔'' (صحیح بخاری:5991)

دل صاف کریں:

صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: دل کے صاف ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ متقی اور ساف ستھرا دل جس میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ ہی اس میں کسی کا کینہ ہو اور نہ ہی کسی کے بارے میں حسد۔'' (سنن ابن ماجه:4206، باب الورع والتقویٰ) ہمارا دل نفرت، جزبہ انتقام اور حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہے، دل میں نفرت اور کینہ رکھنے والے کی اللہ رب العزت مغفرت نہیں فرماتے، لہذا رمضان المبارک کی آمد سے قبل اپنے دل کو ان فضول مصروفیات سے فارغ کر کے خالص عبادات کی طرف اسے متوجہ کریں، سب کو دل سے معاف کر دیں، کسی کا کینہ دل میں نہ رکھیں۔

گزشتہ روزوں کی قضاء:

گزشتہ سالوں کے روزے اگر کسی شرعی عذر سے رہ گئے ہوں تو رمضان المبارک کے آنے سے پہلے پہلے ان روزوں کی قضا کر لیں تا کہ رمضان المبارک شروع ہونے سے قبل گزشتہ رمضان المبارک کے روزوں کا حساب بے باق ہو جائے۔

دُعاؤں کا معمول:

رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ لہذا ابھی سے اپنے آپ کو لمبی دعاؤں کا عادی بنائیں۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ رمضان المبارک سے قبل نبی کریم ﷺ سے منقول دعاؤں کی الفاظ زبانی یاد کیے جائیں۔ مسنون الفاظ پر مشتمل دعاؤں میں تاثیر بھی زیادہ ہوتی ہے اور قبولیت کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔

صدقہ کرنے کی عادت:

شعبان المعظم میں روزانہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرنے کی عادت ڈالیں تا کہ رمضان المبارک میں سخاوت کرنا آسان ہو جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد مفہوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں میں زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں تو آپ ﷺ کی سخاوت تیز چلتی خوشگوار ہوا سے بھی زیادہ ہو جاتی۔ (صحیح بخاری:1828)

کثرتِ تلاوت کا معمول:

رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ خوش قسمت لوگ اس ماہ میں تلاوت کی کثرت کا معمول بناتے ہیں۔ لہذا ابھی سے تلاوت قرآن کو زیادہ وقت دینا شروع کر دیں تا کہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل آپ کثرت سے تلاوت قرآن کرنے کے عادی بن جائیں۔ اگر آپ حافظ قرآن ہیں تو ابھی سے قرآن کریم کو دُہرانا شروع کر دیں۔

شب بیداری کی عادت:

رمضان المبارک میں راتوں کی عبادت (تراویح،تہجد وغیرہ) بڑھ جاتا ہے۔ان عبادات کواحسن انداز میں اور بلاتھکاوٹ انجام دینے کے لیےضروری ہے کہ ابھی سے شب بیداری اور نفلی عبادت کا اہتمام کریں اوراپنے بدن کوعبادات کی کثرت کا عادی بنائیں تاکہ رمضان المبارک کی راتوں میں دقت پیش نہ آئے۔

انٹرنیٹ وسوشل میڈیا سے احتراز:

رمضان المبارک میں اوقات کی قدر دانی بڑی اہم ہے،آج کل انٹرنیٹ وسوشل میڈیا وقت کے ضیاع کا بڑا سبب بن رہے ہیں۔لہذا رمضان المبارک کی آمد سے قبل ان کا استعمال ختم یا محدود کرنے کی کوشش کریں۔امام مالکؒ ودیگر اسلافؒ کا تو یہ تک معمول تھا کہ رمضان المبارک کے آتے ہی علمی مجالس بھی موقوف فرما دیتے اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوجاتے۔

ٹی وی سے احتراز:

ٹی وی خرافات کا مجموعہ ہے۔لہذا رمضان المبارک کی آمد سے قبل اس سے جان چھڑانے کی کوشش کریں۔ٹی وی پر ’’رمضان نشریات‘‘ کے نام پر اکثر پروگرام غیر شرعی اور مخلوط ہیں،ایک آدھ دینی پروگرام درست بھی ہوتو اسے بنیاد بنا کر ٹی وی کے سامنے وقت ضائع کرنا ہوشمندی نہیں،کیونکہ دینی پروگرامات کے دوران اشتہارات میں موسیقی اور نامحرم عورتیں،رمضان المبارک کی روحانیت ختم کرنے کے لیے کافی ہیں۔

رمضان المبارک سے پہلے خریداری کرلیں:

رمضان المبارک عبادات کا مہینہ ہے،شاپنگ وخریداری کا نہیں،نیز رمضان المبارک میں رش اور مہنگائی کی وجہ سے وقت اور پیسے کا ضیاع ہوتا ہے۔لہذا رمضان المبارک کی آمد سے قبل شعبان المعظم میں ہی عید کی شاپنگ مکمل کرلیں اوراہل خانہ کوبھی یہ بات سمجھائیں۔

رمضان المبارک کے لیے کاموں کا بوجھ ہلکا رکھیں:

گھر میں تعمیراتی یا رنگ وروغن کا کام کروانا ہو،مشین کی مرمت ہو،گاڑی یا سواری کا کوئی لمبا اور پیچیدہ کام ہو،اسی طرح دفاتر و کارخانوں کے محنت طلب پروجیکٹ ہوں توانہیں رمضان المبارک سے پہلے پہلے نمٹانے کی کوشش کریں۔

نظام الاوقات ترتیب دیں:

رمضان المبارک سے قبل اپنا نظام الاوقات مرتب کریں،جس میں صبح اُٹھ کر تہجد،ذکر،دعائیں،سحری،نماز فجر اور تلاوت سے لیکر افطاری،تراویح ودیگر معاملات تک کے لیے مناسب وقت متعین ہواور نیندوآرام کی بھرپور رعایت رکھی جائے۔

نوکر، خادم، اور ملازم پر کام کا بوجھ ہلکا کریں:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " جو شخص رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے غلام (خادم، ملازم) کے بوجھ کو ہلکا کر دے تو اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اسے آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔" (مشکوۃ، جلد2، 469)

رمضان المبارک کی آمد سے قبل نوکر، خادم و ملازمین سے محنت طلب اور مشکل کام کروالیں تا کہ روزے کی حالت میں ملازمین پر کام کا بوجھ ہلکا رہے۔

عمرے کی ترتیب بنائیں:

رمضان المبارک میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے، صاحبِ ثروت لوگ ابھی سے عمرے کی ترتیب بنائیں۔ اسی طرح مسجد حرام و مسجد نبوی ﷺ میں اعتکاف اور نمازوں کا ثواب دیگر مساجد سے بہت زیادہ ہے۔ یہ ثواب حاصل کرنے کے لیے ابھی سے کوشش کریں۔

زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزاریں:

عموماً ہمارا دل مسجد میں نہیں لگتا۔ لہذا ابھی سے نمازوں کے بعد کچھ دیر مسجد میں نفلی اعتکاف کی نیت سے ٹھہریں اور مسجد میں دل لگانے کی مشق کریں تا کہ رمضان المبارک کے آخرے عشرے کے مسنون اعتکاف میں بیٹھنا آسان ہو جائے۔

نیند کم کرنے کی عادت ڈالیں:

اگر آپ آٹھ (8) گھنٹے سونے کے عادی ہیں تو چھ (6) گھنٹے سونے کی عادت ڈالیں تا کہ رمضان المبارک میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ البتہ تھکاوٹ سے بچنے کے لیے دن میں تھوڑی دیر قیلولہ کر لینا مسنون بھی ہے اور تہجد پڑھنے میں معین و مددگار بھی۔

چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھیں:

اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، نیز ماہ شعبان کے آخرے عشرے اور رمضان المبارک کے تیس دنوں میں اس کام کا اہتمام نسبتاً زیادہ آسان ہے۔ لہذا تکبیر اولیٰ کے ساتھ پانچ وقت نمازیں با جماعت پڑھنے کی ابھی سے ترتیب بنائیں۔

سگریٹ پان اور نسوار سے جان چھڑائیں:

سگریٹ، نسوار، پان و دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال ابھی سے محدود کریں اور کوشش کریں کہ ان سے جان چھڑالی جائے تا کہ روزے کی حالت میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ رمضان المبارک نشہ آور اشیاء سے جان چھڑانے کا بہترین موقع ہے اور اس میں ہمت، حوصلہ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان چیزوں سے بآسانی جان چھڑائی جاسکتی ہے۔

ملاقاتوں کا سلسلہ محدود کریں:

رمضان المبارک میں تقاریب، ملاقاتوں اور دعوتوں کا سلسلہ بلکل محدود کردیں تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادات صرف ہوسکے۔ البتہ بیمار کی عیادت اور تیمارداری، اسی طرح میت کی تجہیز وتکفین اور نماز جنازہ شرکت کے جتنے مواقع مل سکیں غنیمت جانیں۔

چھوٹی چھوٹی سورتیں زبانی یاد کریں:

قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں ابھی سے یاد کرنا شروع کردیں تاکہ نوافل تہجد میں انہیں پڑھا جاسکے۔ عام طور پر صرف ایک دو صورتیں یاد ہوتی ہیں اور انہیں بار بار دُہرایا جاتا ہے جو مثالی طرزِ عمل نہیں۔

بچوں کو روزے کی عادت ڈالیں:

سات سال یا اس سے بڑے بچوں کو روزے کے حوالے سے خصوصی ترغیب دیں اور ان کی ذہن سازی کریں تاکہ وہ رمضان المبارک میں انہیں روزے رکھنے کی عادت پڑ جائے اور بچوں کے زندگی بھر کے روزے آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوں۔

کم کھانے کی عادت ڈالیں:

شعبان میں کھانے کی مقدار خاص تناسب سے کم کریں غذا میں پھل، سبزی اور کھجور کا استعمال زیادہ رکھیں تاکہ صحت وتوانائی برقرار رہے اور رمضان المبارک تک آپ کم کھانے کے عادی بن جائیں، نیز زیادہ کھانے کا بوجھ، بدہضمی اور سستی عبادات میں رکاوٹ نہ بنے۔

اس رمضان المبارک کو گزشتہ رمضان المبارک سے ممتاز کریں:

کسی ایسی عبادت کی ترتیب بنائیں جو آپ کے نامہ اعمال میں اس رمضان المبارک کو گزشتہ رمضانوں سے ممتاز کردے۔ مثلاً: تیسواں پارہ زبانی یاد کرلیں، یا سورۃ الرحمٰن، سورۃ یٰسین، سورۃ الملک، سورۃ الم سجدہ زبانی یاد کرلیں۔ یا کسی یتیم کو ڈھونڈ کر اس کی کفالت کا بندوبست کریں، یا جیلوں میں قید لوگوں کے لیے تعلیم وتربیت کا بندوبست کریں، یا پانی کی اشد ضرورت ہو تو ٹیوب ویل، کنواں یا ٹھنڈے پانی کا پلانٹ لگوادیں، یا مساجد ومدارس کے ساتھ پرخلوص تعاون کریں، یا مستحق طلباء کے لیے فیسوں اور یونیفارم وغیرہ کا بندوبست کرلیں، یا کسی غریب لڑکی کی رخصتی اخراجات کا بندوبست کرلیں۔ وغیرہ وغیرہ

ماہ شعبان کی تاریخیں یاد رکھیں:

نبی کریم ﷺ شعبان کی تاریخیں یاد کرنے کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے۔ ایک موقع آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان المبارک کے لیے شعبان کے چاند (کی تاریخیں) گنتے رہو۔'' (سنن ترمذی: 687)

مالی حقوق سے متعلق مسائل سیکھیں:

عام طور پر رمضان المبارک میں مالی حقوق جیسے زکوٰۃ،عشر،صدقۃ الفطر نذر وغیرہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔لہذا ضروری ہے ان سے متعلق تفصیلی احکامات پہلے سے ہی معلوم کر لیے جائیں۔اسی طرح جو مالی حقوق ذمہ میں ہوں (جیسے بیوی کا مہر یا قرض وغیرہ) اور ادا کرنے صلاحیت بھی ہو تو رمضان المبارک سے پہلے ادا کرلیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''مالدار آدمی کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول (اور تاخیر) کرنا ظلم ہے (صحیح بخاری)

رات جلدی سونے کی عادت ڈالیں؛

دوستوں کی فضول مجالس، گپ شپ کی محافل اور رات گئے تک سرانجام دی جانے والی سرگرمیوں سے آہستہ آہستہ کنارہ کشی اختیار کریں تا کہ رمضان المبارک میں تراویح کے فوراً بعد بلا تاخیر سو سکیں۔ یاد رکھیں تہجد اور سحری میں ہشاش بشاش اٹھنے کا دارومدار بروقت سونے پر ہے۔

دُعاؤں کا اہتمام کریں

:رمضان المبارک کی تیاری کے حوالے سے درج بالا ہدایات وتجاویز پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ سے رمضان المبارک کی روحانیت و برکات کے حصول کے لیے خصوصی دُعائیں مانگیں، بلخصوص اس دعا کا اہتمام کریں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَافِي رَجَب، وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ

(مجلس علمی)



فضائل رمضان

ماہ رمضان بڑی فضیلتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔اس مہینہ میں اہل ایمان کی طرف اللہ تعالی کی خصوصی رحمتیں متوجہ ہوتی ہیں۔احادیث و آثار میں رمضان شریف کے بڑے بڑے فضائل اور برکات مذکور ہیں۔احادیث کے مطابق رمضان کے تین عشرے تین مختلف خصوصیات کے حامل ہیں اور ہر ایک پر خصوصی رنگ غالب ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے، دوسرا عشرہ مغفرت کا اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا۔(صحیح ابن خزیمہ، حدیث 1780 ،بیہقی شعب الایمان)

چوبیس گھنٹوں میں ایک دُعا کی یقینی قبولیت:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان کے ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں اور ہر مسلمان کی ہر دن اور رات ایک دعا (ضرور) قبول فرماتے ہیں۔(مسند احمد:744)

رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان المبارک میں عمرہ کی ادائیگی کا ثواب حج کے برابر ہے۔(سنن ابن ماجه:2994)

رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت؛۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور یہ سخاوت رمضان المبارک میں مزید بڑھ جایا کرتی تھی۔حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے مہینے کے اختتام تک آیا کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید سنایا کرتے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو اس وقت نیکیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت آندھی سے بھی زیادہ تیز ہوجایا کرتی تھی۔(صحیح مسلم:6149)

رمضان المبارک آسمانی کتابوں کے نزول کا مہینہ:۔

حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان المبارک کی پہلی رات کو نازل ہوئے تورات 6 رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔ انجیل 13 رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔ زبور 18 رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔ اور قرآن مجید 24 رمضان المبارک کو نازل ہوا۔ **(المعجم الاوسط للطبرانی:3740، مسند احمد بن حنبل:16984)**

رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کی سخاوت:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھی، اور یہ سخاوت رمضان المبارک میں مزید بڑھ جایا کرتی تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک میں آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے مہینے کے اختتام تک آیا کرتے اور آپ ﷺ ان کو قرآن مجید سنایا کرتے۔ جب آپ ﷺ کی جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو اس وقت نیکیوں میں آپ ﷺ کی سخاوت آندھی سے بھی زیادہ تیز ہوجایا کرتی تھی۔ **(صحیح مسلم:6149)**

روزے فرض کیے گئے ہیں:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان کی آخری تاریخ کو ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ افگن ہونے والا ہے اس مبارک مہینہ میں ایک رات (شب قدر ہے) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس رات کے قیام (یعنی تراویح) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے، جو شخص اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لیے غیر فرض عبادت (سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو فرض کا ثواب عطا کیا جائے گا اور اس مبارک مہینہ میں فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر عطا کیا جائے گا، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص اس مبارک مہینہ میں (اللہ کی رضا کے لیے) کسی روزہ دار کو افطاری کرائے گا تو یہ اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا سبب ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا لیکن روزہ دار کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ ہم میں سے ہر شخص اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے (یعنی ہم میں سے ہر ایک کو تو روزہ افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا، تو کیا غرباء اس ثواب سے محروم رہیں گے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا صرف پانی کے ایک گھونٹ سے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرا دے۔ اور جو کوئی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (حوض کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا کہ اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت درمیانہ حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے خادم، غلام کے کام میں کمی کردے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے اور جہنم سے آزادی عطا فرمادیں گے **(بیھقی)**

اے خیر کے طالب آگے بڑھ:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں کوئی ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا، جبکہ جنت کے تمام دروزے کھول دیے جاتے ہیں، کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا۔ اللہ کا مُنادی پکارتا ہے: اے خیر و نیکی کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر و بدی کے طالب! رُک جا اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات بہت سے گناہ گار بندوں کو دوزخ سے رہائی عطا کرتے ہیں اور رمضان المبارک کی ہر رات یونہی ہوتا رہتا ہے (سنن ترمزی 682 باب ماجاء فی فضل شھر رمضان)

رمضان المبارک میں صدقہ خیرات:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا:

کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رمضان المبارک میں صدقہ کرنا افضل ہے۔ **(ترمذی: باب ماجاء فی فضل الصدقه: 663)**

رمضان المبارک گناہوں کے بوجھ اُتارنے کا مہینہ:۔

حضرت ابو ہیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تم اپنے اعمال میں رمضان کو کیسا پاتے ہو؟؟؟؟

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے نے فرمایا:

ہم اسے گناہوں کو اتارنے والا پاتے ہیں۔ **(شعب الایمان للبیھقی: 3616)**

رمضان کے لفظ میں پوشیدہ معانی:۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رمضان کے لفظ میں پانچ حروف ہیں: ر، م، ض، ا، ن

ر سے مراد **رضوان اللہ** (اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا مہینہ)

م سے مراد **محاباۃ اللہ** (اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ گاروں کے لیے مغفرت عفو اور درگزر کا مہینہ)

ض سے مراد **ضمانۃ اللہ** (فرمانبرداروں اور روزے داروں کے لیے جنت کی ضمانت کا مہینہ)

ا سے مراد **الفۃ اللہ** (اللہ تعالیٰ کی الفت اور محبت حاسل کرنے کا مہینہ)

ن سے مراد **نور اللہ** (اللہ تعالیٰ کے انوارات وتجلیات کے نزول کا مہینہ)

(الغنیۃ الطالبی طریق الحق عزوجل للشیخ عبدالقادر جیلانی)

سال بھر کے گناہوں کا کفارہ:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پنج وقتہ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اُن گناہوں کا جو درمیانی اوقات میں سرزد ہوئے ہو کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔(**صحیح مسلم، باب الصلوات الخمس والجمعه الی الجمعه ورمضان الی رمضان:574**

چھ لاکھ آدمیوں کی جہنم سے آزادی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت رمضان المبارک کی ہر رات میں چھ لاکھ آدمیوں کو جہنم بری فرماتے ہیں اور جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اتنی تعداد میں لوگوں کو بری فرماتے ہیں جتنی تعداد میں آج رات تک پورے مہینہ میں آزاد فرمائے ہیں۔(**الترغیب والترهیب**)

آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ بھی رمضان المبارک کی آخری رات تک بند نہیں کیا جاتا اور کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے کہ رمضان المبارک کی راتوں میں کسی رات میں نماز پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدے کے بدلے میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک مکان بنادے گا جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہونگے اور ہر دروازے کے لئے سونے کا ایک محل ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا، جب روزہ دار رمضان المبارک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور اس روزہ دار کے لیے روزانہ صبح کی نماز سے لیکر غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہتے ہیں اور رمضان المبارک کی رات یا دن میں (اللہ کے حضور) جب سجدہ کرتا ہے تو ہر سجدہ کے عوض اس کو (جنت میں) ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کے سایہ میں پانچ سو برس تک سوار چل سکتا ہے۔'' (**الترغیب والترهیب**)

اُمت کو پانچ چیزوں کا انعام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے متعلق میری امت کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو عطا نہیں کی گئیں:

1۔روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

2۔جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے پھر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

3۔ان کے لیے دریا کی مچھلیاں دعاء مغفرت کرتی ہیں اور افطار تک کرتی رہتی ہیں۔

4۔اس ماہ مبارک میں سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں۔

5۔رمضان المبارک کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے، صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کیا یہ شب شب قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ دستور ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جائے **(الترغیب والترھیب)**

رمضان المبارک کا بدنصیب شخص:۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ممبر کے پاس جمع ہو جاؤ، ہم سب جمع ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، دوسری پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین، پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا فرمایا: آمین۔صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہم نے آپ سے ایک ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ اسلام تشریف لائے تھے جب میں نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے کہا: ہلاک و برباد ہو جائے ہو جائے وہ شخص جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو، میں نے کہا: آمین، جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے فرمایا: ہلاک و برباد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پکارا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھے میں نے کہا: آمین، جبتیسری سیڑھی پر پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہلاک و برباد ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے لیکن وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو، میں نے کہا: آمین۔(مستدرک حاکم علی الصحیحین کتاب البر والصلہ 7256)

مؤمن اور منافق کا رمضان:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر ایک مہینہ آرہا ہے جس سے بہتر مسلمانوں پر کوئی مہینہ نہیں گزرتا اور منافقین پر اس سے بدتر کوئی مہینہ نہیں گزرتا، اس کے آنے سے پہلے اللہ رب العزت (قدردان کے لیے) اجر وثواب اور (ناقدری کرنے والے کے لیے) گناہ وبال لکھ دیتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ مؤمن اس مہینے میں عبادات کے لیے پہلے سے ہی تیاری کر لیتا ہے جبکہ منافق اس مہینہ میں مؤمنین کو غفلت میں ڈالنے اور انہیں نقصان پہنچانے کے درپے رہتا ہے (رمضان کا مہینہ) مؤمن کے لیے باعثِ نعمت وسعادت اور گناہگار کے لیے باعث عذاب وسزا ہے۔ **(مسند احمد:10783، صحیح ابن خزیمہ:1884)**

برکات رمضان کے لیے زہر قاتل!

غیبت، ثگلخوری، فضول گفتگو پر مشتمل مجالس، ٹی کی فضول وبیہودہ نشریات، انٹرنیٹ سوشل میڈا کا حد سے زہیادہ استعمال، شاپنگ وخریداری، لڑائی جھگڑا اور بدزبانی

رمضان المبارک اور روزوں کی قدر کریں:۔

بہت سے لوگ روزے رکھنے میں کمزوری دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں گرمہ بہت ہے اور روزہ رکھنا برداشت سے باہر ہے۔

ارے نادانو! غور سے سنو اللہ رب العزت نے اعلان فرمایا ہے کہ وہ کسی بندے پر اتنا بوجھ نہیں ڈالتا جتنا وہ برداشت نہ کرسکتا ہو۔ **(سورۃ البقرۃ:286)**



خُصوصیات رمضان

فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (سورة البقره:185)

رمضان کے روزے اُمت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بطورِ خاص فرض کیے گئے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (صحيح البخاري:8)

رمضان کے روزے، اسلام کا بنیادی ستون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رضى الله عنه - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ » إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ «. (صحيح مسلم:2547)

رمضان المبارک میں جنت کے دروزے کھول دیے جاتے ہیں، جبکہ دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کردیے جاتے ہیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (صحيح البخارى: 1910 باب فضل ليلة القدر.)

رمضان المبارک میں ثواب کی اُمید کے ساتھ روزہ رکھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (إن لله عند كل فطر عتقاء. وذلك في كل ليلة (سنن ابن ماجه:1643)

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ لاتعداد لوگوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں، بلخصوص افطاری کے وقت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (صحيح البخارى: 37 بَاب تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ الْإِيمَانِ.)

رمضان المبارک کی راتوں میں تراویح، تہجد اور دیگر اعمال سالحہ کی وجہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ (سورة البقره:185)

رمضان المبارک میں انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والا قرآن کریم نازل ہوا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا الشهر قد حضركم. وفيه ليلة خير من ألف شهر. من حرمها فقد حرم الخير كله. ولا يحرم خيرها إلا محروم (سنن ابن ماجه: 1644 باب ماجاء في فضل شهر رمضان. حديث حسن)

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر کی عبادت، ہزار راتوں کی عبادت سے افضل ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم: "ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَظْلُومُ"، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ،

رمضان المبارک میں افطاری کے وقت مانگی گئی دعا کبھی مسترد نہیں کی جاتی۔



فضائل روزہ

روزہ کا مقصد تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول:۔

یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔(سورۃ البقرہ:183)

روزے دل کی پاکیزگی کا ذریعہ:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ماہ صبر (یعنی ماہ رمضان) کے مکمل روزے اور ہر ماہ تین روزے دلوں کے کھوٹ (شیطانی وساوس، غصہ، کینہ، قساوت قلبی وغیرہ) کو دور کر دیتے ہین۔(صحیح ابن حبان:6557)

روزہ دار کے منہ کی بُو مشک کی خوشبو سے اعلیٰ:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری (محمد ﷺ) جان ہے: روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔(صحیح بخاری: باب فضل الصوم، 1895)

روزہ دار کے لیے جنت:۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔(صحیح بخاری7423)

روزہ کی جزا رب تعالیٰ خود دیں گے:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہر نیکی دس (10) گناہ سے سات سو (700) گناہ تک بڑھا دی جاتی ہے سوائے روزہ کے اس لئے کہ روزہ خاص میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔(متفق علیه)

راہ خدا میں ایک دن کا روزہ رکھنا:۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سنا:
جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے جہنم کی آگ سے ستر (70) سال کی مسافت کی دوری تک دور فرمادے گا۔ **(صحیح بخاری، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ:2840)**

روزہ ڈھال ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ (گناہوں سے سے حفاظت کے لئے) ڈھال ہے۔ **(صحیح بخاری1805 باب ھل یقول انی صائم)**

(حدیث قدسی) روزہ کا انعام اللہ تعالی اپنی شان کے مطابق عطا فرمائیں گے:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:
انسان کا ہر عمل اس کے ذات کے لیے ہے سوائے روزہ کے کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، **(بخاری:1904)**

انبیاء اکرام علیہم السلام کی تین (3) خصلتیں:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تین چیزیں نبوی خصائل میں سے ہیں:
1۔(وقت ہونے کے بعد) افطاری میں جلدی کرنا۔
2۔سحری آخری وقت میں کرنا۔
3۔نماز میں قیام کرتے وقت دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پہ رکھنا۔ **(سنن البیھقی، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ:2162)**

بچوں کو روزہ رکھنے کی مشق کروائیں:۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عاشوراء کی صبح نبی کریم ﷺ نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ جس نے صبح کو کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورا کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو وہ روزے سے رہے۔

ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر بعد میں ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے، بچوں کو ہم اون کا کھلونا دے کر بہلائے رکھتے جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی کھلونا دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہوجاتا۔ **(صحیح بخاری، باب صوم الصبیان:1960)**

بخاری شریف کے شارح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
یہ حدیث بچوں کو روزے کی مشق کروانے کے مشروع ہونے کی واضح دلیل ہے۔ **(فتح الباری، ص201: جزء:4)**

روزہ کا ثواب:

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو رمضان المبارک کا چاند نظر آنے پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک کی کیا حقیقت ہے تو میری اُمت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! رمضان المبارک کے بارے میں ہمیں کچھ بتلایئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے لئے جنت سال کے شروع سے آخر سال تک سجائی جاتی ہے، جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے ہلنے لگتے ہیں اور حور عین عرض کرتی ہے اے ہمارے رب! اس مبارک مہینہ میں ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے کچھ شوہر مقرر کر دیجئے جن سے ہم اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ رمضان المبارک کا روزہ رکھے مگر یہ بات ہے کہ اس کی شادی ایک ایسی حور سے روزہ رکھےاور روزہ دار نے روزہ کے علاوہ جو اعمال صالحہ یا نیکیاں کی ہیں اس کا اجر و ثواب اس کے علاوہ ہے مذکورہ ثواب صرف روزہ رکھنے پر عطا کیا جائے گا۔ **(الترغیب والترھیب)**

روزہ ایک بے مثال عبادت:۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس پر عمل کرنے سے اللہ رب العزت مجھے نفع دیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزوں کا اہتمام کرو کیونکہ اس جیسے کوئی دوسری عبادت نہیں۔ **(سنن نسائی، باب فضل الصیام:2221)**

میرا روزہ ہے:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ فحش و بیہودہ باتیں کرے اور نہ چیخو پکار اور نہ جھگڑا کرے۔اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑے پر اُتر بھی آئے تو یہ کہ دے: میں روزہ دار ہوں۔(اور لڑائی جھگڑے سے اپنے روزہ کو خراب نہیں کرتا۔ **(بخاری1904 کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم)**

روزہ صرف بھوکا پیسا رہنے کا نام نہیں:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے اپنے کردار و گفتار میں جھوٹ نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ **(بخاری:1903)**

روزہ داروں کے لیے خاص دروازہ:۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہعنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جن کے آٹھ (8) دروازے ہیں جن میں ایک دروازے کا نام ریّان ہے اس دروازہ سے سرف روزہ دار ہی داخل ہونگے۔(**صحیح بخاری 3257**)

روزہ نہ رکھنے کا ناقابلِ تلافی خسارہ:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا، خواہ ساری عمر روزہ رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا۔(**سنن الترمذی۔ باب ماجاء فی الافطار متعمدا، 732**)

روزہ ضائع کرنے کا خطرناک انجام:۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب تک میری اُمت رمضان کا تقدس قائم رکھے گی وہ کبھی رسوا نہیں ہوگی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) ماہ رمضان کا تقدس خراب کرنے میں رسوائی کیسی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان میں حرام کام (گناہ) کا ارتکاب کیا اسی طرح شراب پی یا زنا کیا اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اور آسمان والے فرشتوں کی اگلے سال تک لعنت برستی رہتی ہے۔ اگر اگلے رمضان سے پہلے پہلے یہ شخص مرجائے تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی کوئی نیکی اسے جہنم سے نہیں بچا پاسکے گی۔ لہذا رمضان کو ضائع کرنے سے بچو نیکیوں کا اجر وثواب اس میں کئی گناہ بڑھادیا جاتا ہے جو دیگر مہینوں میں نہیں بڑھتا اسی طرح گناہوں کا وبال بھی کئی گناہ تک بڑھادیا جاتا ہے۔(**المعجم الصغیر للطبرانی:697**)

روزے کے لیے زہر قاتل:۔

معروف تابعی حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان سے پرہیز اور احتیاط کرے گا اس کا روزہ محفوظ رہے گا۔

1۔غیبت 2 جھوٹ (**مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر فی فضل الصیام:89800**)

دن کے روزے اور رات کی عبادت کی حفاظت کیجئے:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے راتوں کو قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں رات کے قیام سے سوائے شبِ بیداری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔(**سنن ابن ماجہ:1690**)

روزہ داروں کے تین درجات:۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں روزے کے تین درجات ہیں:

1۔عام روز

کھانے پینے اور ازدواجی تعلق سے رُکنا۔

2۔خاص روزہ

آنکھ،کان،زبان،ہاتھ،پاؤں اور بدن کے تمام اعضاء کو گناہوں سے روکنا۔

3۔سب سے خاص روزہ

دل کا روزہ،یعنی دل کا تمام اخلاق رذیلہ اور دنیوی خیالات سے پاک رہنا اور مخلوقات سے توجہ ہٹا کر صرف اللہ رب العزت کی طرف متوجہ ہونا۔

(احیاء علوم الدین الفصل الثانی فی اسرار الصوم و شروطه الباطنه)

روزے کے روحانی فوائد:۔

عام دنوں میں اللہ کی نعمتوں کا احساس نہیں ہوتا لیکن جب انسان روزہ رکھ کر سارا دن بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے اور پھر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہوتا ہے تو روح اور بدن کا رواں رواں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے احساس اور شکر گزاری میں ڈوب جاتا ہے۔

روزے کی حالت میں حلال و پاکیزہ چیزوں سے بچنے کی وجہ سے سارا سال حرام چیزوں سے بچنے کی صلاحیت انسان میں پیدا ہوتی ہے اور اسی نام تقویٰ ہے۔

روزے میں بھوک برداشت کرنے سے انسان کو بھوک کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے،جس کی وجہ سے اس کے دل میں غرباء اور مساکین سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر اپنا مال خرچ کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔

روزہ رکھنے سے حرام لزتوں کی طلب اور ان کی طرف دھیان خود بخود کم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے سال بھر نفس کی شہوات اور حرام لزتوں پر قابو پانا انسان کے لیے آسان ہوجاتا ہے۔

روزہ رکھنے اور بھوک پیاس برداشت کرنے سے اللہ کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جزبہ پیدا ہوتا ہے۔

روزے کی بہاریں:۔

1۔روزہ جنت میں داخلے اور جہنم سے حفاظت کا سبب ہے۔ 2۔روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ 3۔روزہ قیامت کے دن روزہدار کی شاعت کرے گا۔ 4۔روزہ میں تین طرح کا صبر ہے کھانے سے صبر،پینے سے صبر اور حلال خواہشات پوری کرنے سے صبر 5۔روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ 6۔روزہ دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے 7۔روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک خاص دروازہ ہے،جس کا نام ریان ہے۔

روزہ اور جدید میڈیکل سائنس :۔

میڈیکل سائنس کی ترقی کے بعد دُنیا پر یہ حقیقت آشکارا ہوئی ہے کہ روزہ کا حکم انسانوں پر رب کائینات کا بہت بڑا احسان ہے اور اللہ رب العزت نے روزے کے حکم میں بہت سی بیماریوں کا شافی علاج پوشیدہ رکھا ہے۔ جدید ریسرچ کے مطابق کم از کم ایک ماہ تک مسلسل روزے رکھنے سے ذیل کے طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں:

1۔ روزہ معدہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور نظام ہضم کو درست کرتا ہے۔ 2۔ روزہ جگر کو تقویت دیتا ہے۔ 3۔ روزے کے دوران خون کے دباؤ میں معمولی کمی دل کے لیے فرحت بخش اور آرام دہ ہوتی ہے۔ 4۔ روزہ خون سے فاسد مواد ختم کرتا ہے، خون کی کمی دور کرتا ہے اور بلڈ پریشر کنٹرول کرتا ہے۔ 5۔ روزہ آنتوں کی کمزوری اور آنتوں میں انفیکشن ختم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ 6۔ روزہ کولیسٹرول کی فاضل مقدار کو ختم کر کے کولیسٹرول کو معمول کے مطابق لاتا ہے۔ 7۔ روزہ اعصابی نظام درست کرتا ہے اور ہر قسم کے ذہنی وجسمانی تناؤ اور الجھن کو دور کرتا ہے۔ 8۔ روزہ پھوڑے، پھنسیوں اور دیگر جلد کی بیماریوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ 9۔ روزے رکھنے سے دماغی اور ذہنی استعداد وصلاحیت میں غیر معمولی اضافہ کرتا ہے۔ 10۔ روزے کے ذریعے شہوانی طاقت اور شہوانی جزبات حدِ اعتدال میں آجاتے ہیں۔

روزے محض اللہ کا حکم پورا کرنے کے لیے رکھیں، درج بالا طبی فوائد کو مقصد اصلی نہ بنائیں، یہ فوائد ضمنا خود بخود حاصل ہوجائیں گے۔

حقیقی روزہ دار کون ہے :۔

1۔ جس کی زبان جھوٹ، بیہودہ باتوں، گالم گلوچ، اور غیبت سے محفوظ رہے۔ 2۔ جس کے کان موسیقی اور ڈھول باجوں کی آوازوں سے محفوظ رہیں۔ 3۔ جس کی نگاہیں اللہ کی حرام کردہ اشیاء اور نامحرم کو دیکھنے سے بچی رہیں۔ 4۔ جس کی شرمگاہ فحش اور شہوت کے کاموں سے بچے رہیں۔ 5۔ جس کے تمام اعضاء وجوارح گناہوں سے رُکے رہیں۔

یہی روزہ کی حقیقت ہے، روزہ صرف بھوکا پیسا رہنے کا نام نہیں۔



فضائل سحر وافطار

سحری کھانے کی اہمیت:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔(صحیح مسلم:2604)

سحری کے وقت استغفار کا اہتمام:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:متقی لوگ باگات اور چشموں میں اس طرح رہیں گے کہ ان کا پروردگار انہیں جو کچھ دے گا اسے وصول کر رہے ہونگے،وہ لوگ اس سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے اور سحری کے اوقات میں استغفار کرتے تھے۔(سورۃ الذاریات 15-18)

سحری کے وقت ذکر اللہ کا اہتمام کریں لحات قربت سے فائدہ اُٹھائیں:۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

رات کے آخری حصہ میں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے،اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو تو ایسا ضرور کرو۔(سنن الترمذی:3579)

سحری ضرور کریں:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سحری ضرور کرو!اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی سے کیوں نہ ہو۔(صحیح ابن حبان:3476)

سحری کھائیں رحمتیں وبرکتیں پائیں:۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سحری کھانا باعث برکت ہے اس لیے سحری نہ چھوڑو،اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ پی کر ہی سھری کرنی پڑے،کیونکہ اللہ رب العزت سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں اور اللہ رب العزت کے مقرب فرشتے سحری کھانے والوں کے لیے دعاءِ مغفرت کرتے ہیں۔(مسند احمد:11396)

سحری میں کھجور کا استعمال سنت بھی غزائیت بھی:۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمن کی بہترین سحری کھجور ہے۔(**سنن ابی داؤد:2347**)

سحری کا بابرکت کھانا:۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلایا اور فرمایا:

(سحری کے) بابرکت کھانے کے لیے آؤ ۔(**سنن ابی داؤد، باب من سمی السحور الغداء صحیح:2344**)

افطار کے وقت دو خوشیاں:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت و راحت حاصل ہوتی ہے:

1۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ 2۔ جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کے باعث خوش ہوگا۔(**بخاری:1904**)

افطار کے وقت دعا کی قبولیت کا موقع:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔(**الترغیب ج ۲ ص ۲۸۲**)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں:

1۔ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت 2۔ عدل وانساف کرنے والے عادل حکمران کی دعا 3۔ مظلوم کی دعا (**سنن ترمذی:3668**)

افطار کے وقت جھنم سے چھٹکارے کا پروانہ:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ رب العزت کے ہاں ہر افطار کے وقت لوگوں کی ایک تعداد (جہنم سے) آزاد کی جاتی ہے اور ایسا (رمضان المبارک کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔(**سنن ابن ماجه:1643**)

افطار میں تاخیر نہ کریں:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میرے ہاں میرے بندوں میں محبوب ترین وہ (روزہ دار) ہے (جو وقت ہو جانے کے بعد) افطاری کرنے مین جلدی کرے۔(**سنن الترمذی**:700)

کھجور یا پانی سے افطاری:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور اگر کوئی شخص کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔(**سنن الترمذی**:695)



مسائل رمضان

نیت کے مسائل:۔

روزہ رکھنے کے لیے نیت شرط ہے۔ اگر روزہ رکھنے کی نیت نہ کی اور پورا دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہیں ہوگا۔

نیت کا مطلب: نیت بس اس حد تک کافی ہے کہ دل میں اسے معلوم ہو کہ فلاں روزہ مثلاً رمضان کا یا نذر کا رکھ رہا ہوں بلکہ روزہ کا تذکرہ کیے بغیر صرف سحری کھالے تو یہ بھی نیت کے قائم مقام ہے۔ (**البحر الرائق: ۲/ ۲۵۹**)

نصف النہار کا مطلب:

صبحِ صادق سے غروب آفتاب تک کل وقت کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے، مثلاً صبح صادق چھ بجے ہو اور غروب چھ بجے ہو تو نصف النہار بارہ بجے ہوگا اور اگر صبح صادق چھ بجے ہو اور غروبِ آفتاب سات بجے ہو تو نصف النہار ساڑھے بارہ بجے ہوگا۔ اس سے پہلے پہلے نیت کی جاسکتی ہے۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک وقت کی مقدار ہر موسم میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتی ہے، اس لیے نصف النہار کا ایسا کوئی متعین وقت نہیں بتایا جاسکتا جس وقت ہر جگہ نصف النہار ہو بلکہ ایک مقام میں بھی پورے رمضان کے لیے نصف النہار کا ایک وقت نہیں ہوگا، صبح صادق اور غروبِ آفتاب کا وقت بدلنے سے بدلتا رہے گا، اس لیے ضابطہ مذکورہ کے مطابق عمل کیا جائے۔ (**ردالمحتار: ۲/ ۳۷۷**)

رات کو نیت کر کے سو گیا: اگر رات کو روزہ کی نیت کر کے سو گیا، پھر صبح ہونے سے پہلے اٹھ کر کچھ کھا پی لیا تب بھی نیت میں کوئی خلل نہ آئے گا اور روزہ صحیح ہو جائے گا۔ (**خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/ ۲۵۱، ہندیۃ: ۱/ ۱۵۵**)

رمضان کے ہر روزہ کی الگ نیت ضروری ہے:

ماہِ رمضان میں ہر روزہ کی الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے، اگر شروع رمضان میں ہی نیت کر لی کہ پورے مہینے کے روزے رکھوں گا تو یہ نیت صرف پہلے روزے کی حد تک معتبر ہے۔ في الدر: ''ویحتاج صوم کل یوم من رمضان إلی نیۃ۔'' (۲/ ۳۷۹)

کن وجوہات سے روزہ چھوڑنا جائز ہے؟

بیماری بڑھ جانے کا خوف: اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہے کہ روزہ سے نقصان ہوتا ہے اور ڈر ہے کہ روزہ رکھے گا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھا ہوگا یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے۔ جب اچھا ہو جائے تو قضاء کرلے۔ لیکن صرف اپنے دل میں ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑنا درست نہیں جب تک مسلمان دین دار ڈاکٹر یا حکیم نہ کہہ دے کہ روزہ تم کو نقصان دے گا، تب چھوڑنا چاہیئے، بے دین یا کافر ڈاکٹر یا حکیم کا کوئی اعتبار نہیں۔

حاملہ اوردودھ پلانے والی کورخصت :

حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان کا یا بچے کی جان کا کچھ ڈر ہوتو وہ روزہ نہ رکھے، پھر بعد میں قضاء کرلے، اگراس کا شہر مال دار ہے اور کوئی دایہ رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو اس صورت میں ماں کا روزہ چھوڑنا درست نہیں، البتہ اگر بچہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہوتو ایسے وقت ماں کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے۔

حالت سفر میں روزہ چھوڑنا:

☆اگر کوئی شخص حالت سفر میں ہوتو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، اور بعد میں قضاء کرلے۔

☆مسافر کو اگر سفر میں تکلیف نہ ہو جیسے ریل میں یا ہوائی جہاز میں سوار ہے اور اُس کے پاس راحت وآرام کا تمام سمان مہیا ہے تو اس صورت میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔لیکن اس صورت میں بھی چھوڑ دے تو جائز ہے، بعد میں قضاء کرلے۔

☆اگر بیماری سے اچھا نہیں ہوا، اسی میں فوت ہو گیا، یا ابھی گھر نہیں پہنچا، سفر میں ہی فوت ہو گیا، تو جتنے روزہ سفر یا بیماری کی وجہ سے چھوڑے آخرت میں اُن کے متعلق کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔

☆اگر دوران سفر کسی مقام پر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہر گیا تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے کیوں کہ اب وہ مسافر نہیں رہا، اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوتو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:۔

1۔بھول کر کھا پی لے نا

بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔خواہ فرض واجب روزہ ہو یا نفل، مگر کسی کو یاد دلا یا گیا کہ تو روزہ دار ہے، پھر بھی اسے یاد نہ آیا اور کھا تا پیتا رہا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس صورت میں قضاء واجب ہے کفارہ نہیں۔

باقی رہا یہ مسئلہ کہ کسی کو کھاتے پیتے دیکھ کر روزہ یاد دلانا ضروری ہے یا نہیں؟ تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ روزہ دار اس قدر کمزور اور لاغر ہے کہ یاد دلانے پر کھانا تو چھوڑ دے گا مگر کمزوری بڑھ جائے گی اور روزہ پورا کرنا بھی دشوار ہوگا تو یاد نہ دلانا بہتر ہے اور اگر قوی ہوتو یاد دلانا واجب ہے۔

2خوشبو اور دھواں

کسی قسم کی خوشبو خواہ وہ کتنی بھی تیز ہو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح گرد وغبار مکھی یا کسی قسم کا دھواں بے اختیار حلق میں اُتر جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا گو کہ روزہ یاد ہو۔ہاں !اگر اپنے قصد واختیار سے دھواں پہنچا یا تو روزہ توٹ جائے گا، مثلاً از خود جلتی سگریٹ، لوبان، اگربتی، وغیرہ کے قریب آکر اُن کا دھواں لیتا رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

3 سرُمہ اور تیل وغیرہ

روزہ میں سُرمہ (یا آنکھ کی کوئی دوا) ڈالنا اور داڑھی مونچھوں پر تیل لگانا بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ اُن کا مزہ حلق میں محسوس ہو یا تھوک میں سُرمہ کا رنگ دکھائی دے، جبکہ یہ چیزیں ضرورت کے تحت استعمال کی جائیں اور مقصد زینت وزیبائش نہ ہو، ورنہ ان کا استعمال مکروہ ہے۔ اسی طرح پچھنے لگوانے میں میں بھی کراہت نہیں، بشرطیکہ کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

4 مسواک

مسواک جیسے بغیر روزہ کے ہر وضو میں سنت ہے یونہی روزہ میں بھی سُنت ہے، خواہ صبح استعمال کی جائے یا شام کو اور خواہ تَر ہو یا خشک اور مسواک کرتے ہوئے اس کا کوئی ریشہ بے اختیار حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

5۔کُلی وغیرہ:

وضو کے بغیر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے کُلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، غسل کرنا، گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا بلا کراہت جائز ہے، جبکہ مقصد صرف ٹھنڈک حاصل کرنا ہو، بے صبری اور پریشانی ظاہر کرنے کے لیے یہ کام مکروہ ہیں۔

مُفسداتِ روزہ:۔

☆ روزہ یاد تھا مگر کُلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے بے اختیار پانی حلق میں اُتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ نیند میں کسی نے منہ میں پانی ڈال دیا اور پی گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆ کھانے پینے یا جماع پر مجبور کیا گیا یعنی روزہ نہ توڑنے کی صورت میں جان سے مار دینے یا کسی عضو تلف کر دینے یا کسی بڑے صدمے سے دوچار کرنے کی دھمکی دی گئی تو اُس نے یہ کام کر لیے تو روزہ جاتا رہے گا۔

☆ بھول کر کھا پی لیا، یا جماع کر لیا، یا احتلام ہو گیا، یا نظرِ شہوت دیکھ کر انزال ہو گیا، یا تھوڑی سے قے ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن اگر ان صورتوں میں اُس نے یہ گمان کر لیا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں صرف ایک روزہ قضاء رکھنا فرض ہے، کفارہ لازم نہیں۔

قے کی صرف دو صورتیں مفسد صوم ھیں:

قے کی بہت ساری صورتیں ہیں، ان میں سے صرف دو صورتوں میں روزہ ٹوٹتا ہے: یہ کہ قصداً منہ بھر کے قے کی، خواہ باہر پھینک دے یا منہ میں لوٹا لے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بے اختیار منہ بھر کے قے آئی اور اُس نے قصداً منہ میں لوٹا لی اگرچہ چنے کے با بر بھی لوٹائی ہو، ان دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء واجب ہوجاتی ہے، بشرطیکہ قے کرتے وقت روزہ یاد ہو اور قے میں بھی کھانا یا پانی یا صفراء یا خون آئے، بلغم نکلنے کی کسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ان دونوں صورتوں کے سوا قے کی جتنی صورتیں ہیں کسی میں روزہ نہیں ٹوٹتا، مثلاً قصداً قے کی اور منہ بھر کے نہ آئی یا بے اختیار آئی مگر منہ بھر سے کم تھی یا منہ بھر تھی مگر لوٹائی نہیں تھی، خواہ وہ باہر نکل آئی یا بے اختیار لوٹ گئی یا لوٹائی گئی چنے کی مقدار سے بھی کم یا قصداً منہ بھر کے قے کی یا بلا قصد منہ بھر آئی اور لوٹا لی لیکن روزہ دار ہونا یاد نہ ہونا اِن تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔

اگر ایک مجلس میں قصداً بار بار قے کی جس کا مجموعہ منہ بھر کی مقدار کو پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور مجموعی مقدار سے کم ہو یا کئی مجالس میں اتنی قے کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(مفتی محمد صاحب)

روزہ کے حالت میں مسواک کرنا؛۔

روزہ کی حالت میں مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور نبی علیہ السلام کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا گیا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں مذکور ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کو روزہ کی حالت میں کئی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا گیا

۔(ترمزی شریف، کتاب الصوم، حدیث 703#، درجہ حسن، باب: روزہ میں مسواک کرنا۔)

روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سُرمہ لگانا؛۔

روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سُرمہ لگانے سے روزہ فاسق نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ابوداؤد میں ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حالت روزہ میں سُرمہ لگایا کرتے تھے۔ تو اس سے ثابت ہوا حالت روزہ میں سُرمہ لگانے سے روزہ فاسق نہیں ہوتا۔

حضرت عبید اللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حالت روزہ میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔(ابوداؤد، حدیث نمبر 2378#، کتاب الصیام، باب: سُوتے وقت سرمہ لگانا۔)



فضائل اعتکاف

رمضان المبارک انسانوں کی اصلاح وتربیت کا اوران کی عملی زندگی کو درست کرنے کا مہینہ ہے۔یہی وہی مہینہ ہے جس میں انسان دنیا وآخرت کی نیکیاں حاصل کرتے ہوئے کمال کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔اور یہ مہینہ ایمان والوں کوتقوی کی زیور سے آراستہ کرتا ہے اور بندوں کے تعلق کو خالق سے جوڑتا ہے۔راہ ہدایت کی طرف انسانوں کو گامزن کرتا ہے۔رمضان المبارک روحانیت کا موسم بہار ہوتا ہے۔اس میں قرب خداوندی کے حصول کے بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک اہم خصوصیت اعتکاف ہے۔اعتکاف کی عبادت ایسی عبادت ہے کہ اس میں انسان ہر وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے خواہ وہ سورہا ہو یا جاگ رہا ہو۔اعتکاف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی بجالانے کا ایک منفرد ہے جس میں مسلمان دنیا کے ہر کام ومشغلہ اور کاروبار حیات سے بلکل لاتعلق اور الگ تھلگ ہوکر اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر میں گوشہ نشیں ہوجاتا ہے اور سارا وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اور اس کے ذکر ع میں گزارتا ہے۔دل آستانہ الٰہی پر جھکا رہتا ہے اور زبان ذکر الٰہی سے تر رہتی ہے۔جوشخص خلوص کے ساتھ اعتکاف مسنون کرتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔اوردو حج اوردو عمرہ کا ثواب ملتا ہے نیز چالیس دن تک سرحد اسلام کے محافظ کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور جو چالیس دن تک سرحد اسلام کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کواس طرح پاک صاف کردیتا ہے جیسا کہ نومولود بچہ کا حال ہوتا ہے۔نیز شریعت اسلامیہ کی مقرر کردہ عبادتوں پرغوروفکر کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اعتکاف ایک جامع عبادت ہے۔اعتکاف کی حقیقت خالق ارض وسماء اور مالک الملک کے دربار عالی میں پڑ جانے کا نام ہے۔اعتکاف،عاجزی ومسکنت اورتضرع وعبادت سے اللہ کی رضا وخوشنوی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔اعتکاف دراصل انسان کی اپنی عاجزی کا اظہار اور اللہ کی کبریائی اوراس کے سامنے خودسپردگی کا اعلان ہے۔

اعتکاف سنت رسول ﷺ ہے:۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ **(بخاری، حدیث:1885)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان شریف میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے، اور جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال آپ نے بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔(**بخاری**، حدیث:1903)

آپ ﷺ کا پورے ماہ رمضان کا اعتکاف فرمانا:۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرہ میں ایک ایسے ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا جس کے دروازے پر چٹائی لٹکی ہوئی تھی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (تیسرے عشرہ کے شروع میں) اپنے دست مبارک سے چٹائی کو پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کر دیا اور اپنا سر مبارک باہر نکال کر لوگوں سے مخاطب ہوئے، جب لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے لیلتہ القدر کی تلاش میں پہلے عشرہ اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میرے پاس فرشتہ آیا اور مجھے وحی کی کہ لیلتہ القدر کی رات آخری عشرہ میں ہے۔لہٰذا تم میں سے جو شخص (اس آخری عشرے کا) اعتکاف کرنا چاہے وہ اعتکاف کرے چناں چہ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا **(صحیح مسلم، باب فضل لیلتہ القدر:2828)**

آپ ﷺ کا طرز عمل اور رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہونے تک رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے رہے اور آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف فرمایا۔**(صحیح بخاری، باب الاعتکاف فی الاواخر:2026، صحیح مسلم 2841)**

گناہوں سے حفاظت اور اجر و ثواب میں بیش بہا اضافہ:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور (جن نیکیوں میں وہ اعتکاف کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکتا، جیسے کہ جنازہ، تدفین، عیادت وغیرہ) ان میں اس کے لیے اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لیے لکھی جاتی ہیں۔**(ابن ماجہ ،باب فی ثواب الاعتکاف:1718)**

اعتکاف کی نذر پوری کریں:۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد الحرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔ **(صحیح البخاری، باب اذا نذر اؤ حلف: 6697)**

معتکف کے لیے نیکیاں:۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے ان نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے جو نیکیاں مسجد سے باہر لوگ کر رہے ہیں اور یہ صرف اعتکاف کی وجہ سے مسجد سے باہر جا کر وہ نیکیاں نہیں کر سکتا۔ **(مشکوۃ۔ ابن ماجه)**

معتکف اور جہنم کے درمیان کا فاصلہ:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیں گے جن کی مسافت زمین و آسمان کی مسافت سے زیادہ ہے۔ **(طبرانی)**

معتکف کے لیے دو بڑے فائدے:۔

معتکف کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک فائدہ یہ ہے کہ سب گناہوں سے بچا ہوتا ہے اسے گناہ کرنا کا موقع میسر نہیں ہوتا۔ اگر مسجد میں بیٹھ کر چوری، غیبت، لڑائی، بدگوئی جیسے گناہ کرتا رہے تو اس جیسا بد بخت کوئی نہیں ہوگا۔ دوسرا فائدہ معتکف کو یہ ہونا ہے کہ اس کے دل میں تڑپ ہوتی ہے کہ میں باہر جا کر نیکیاں کروں، مریض کی عیادت کروں، جنازے میں شریک ہوں، کسی کی معاونت کروں وغیرہ وغیرہ لیکن اعتکاف کی وجہ سے یہ نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ بغیر عمل کیے محض نیت خیر عمل کی وجہ سے اس کی رجسٹر میں مفت نیکیاں لکھوا دیتا ہے۔ **(سلک المروارید من سیرت الحبیب ﷺ)**

اعتکاف کے فوائد

اعتکاف کرنے والے کے لیے شب قدر کی تلاش اور اسے پالینا آسان ہوجاتا ہے۔

اعتکاف کرنے والے کو مسجد سے اُنسیت پیدا ہوتی کو اور معتکف کا دل مسجد میں اٹکنے لگتا ہے جو روز محشر اللہ کے عرش کا سایہ پانے کا ذریعہ ہے۔

اعتکاف کرنے والے کو تہجد، شب بیداری اور تلاوت کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

اعتکاف کرنے والے کو دنیا سے بے رغبتی، اللہ کی طرف توجہ اور ذک اللہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

اعتکاف کرنے والا فضول گوئی، نفسانی خواہشات اور گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

اعتکاف کرنے والے کو خلوت وتنہائی کے مواقع میسر آتے ہیں جن میں خطاؤں پہ ندامت کے ساتھ توبہ کرنے اور آنسو بہانے کے مواقع مل جاتے ہیں

اعتکاف کرنے والے کو جائز دُنیاوی اُمور اور مرغوب چیزیں چھوڑنے کی بنا پر دُنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔

اعتکاف کرنے والے کے دل کی اصلاح اور اس کے دل میں فکر آخرت پیدا ہوتی ہے۔

سنت سمجھ کر اعتکاف میں بیٹھنے والے کے دل میں محبت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جزبات پیدا ہوتے ہیں۔

اعتکاف کرنے والے کو زندگی تبدیل کرنے اور اپنے آپ کو شریعت کے سانچے میں ڈھالنے جزبہ پیدا ہوتا ہے۔



فضائل لیلۃ القدر

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی سب سے اہم فضیلت وخصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک ایسی رات پائی جاتی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ افضل ہے اور اسی رات کو قرآن مجید جیسا انمول تحفہ دنیائے انسانیت کو ملا۔ شب قدر کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں (یعنی کم وبیش تراسی سال) کی عبادت سے زیادہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے اس رات کی فضیلت میں پوری سورۃ نازل فرمائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ (سورۃ القدر، آیت۔1)

اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا چیز ہے؟ (سورۃ القدر، آیت۔2)

شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ (سورۃ القدر، آیت۔3)

اس میں فرشتے اور جبرائیل امین اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر کام (عبادت میں مشغول لوگوں کے لیے دعاؤں یا سال بھر کے تقدیر کے فیصلوں) کے لیے اُترتے ہیں۔ (سورۃ القدر، آیت۔4)

وہ رات سراپا سلامتی ہے فجر کے طلوع ہونے تک (سورۃ القدر، آیت،5)

ایک ہزار مہینوں سے افضل رات:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ مہینہ (رمضان کا) تم کو ملا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا گویا وہ تمام خیر سے محروم رہا، اور اس کی خیر وبرکت سے کوئی محروم ہی بے بہرہ رہ سکتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، حدیث: 1634، معجم الکبیر للطبرانی، حدیث: 1500)

شبِ قدر کی علامتیں:۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شبِ قدر کی نشانیوں کے بارے میں فرمایا:

شبِ قدر نرمی وآسانی والی اور خوشگوار ہوتی ہے، یہ رات نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل ہوتی ہے، نیز شبِ قدر کی صبح سورج کی روشنی بغیر شعاع کے کمزور اور سرخی مائل ہوتی ہے۔ (مسند الطیلاسی: 2680، صحیح الجامع للشیخ الالبانی: 5475)

شبِ قدر کی تعین اُٹھالی گئی:۔

حضرت عبادہ بن سامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (ہمیں) شبِ قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں شبِ قدر بتلانے کے لیے نکلا تھا۔لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کرلیا تو اس کی وجہ سے (شبِ قدر) کا علم واپس اُٹھالیا گیا اور امید یہی ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا۔لہذا اب تم اسے (رمضان المبارک کی) پچیسویں، ستائیسویں اوت انتیسویں رات میں تلاش کرو۔(**صحیح بخاری، باب خوف المؤمن من ان یحبط عمله وهو لا یشعر:49**)

تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص شب قدر کو ایمان اور اجر وثواب کی نیت سے عبادت کرے، اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(**صحیح بخاری، حدیث:1768**)

شبِ قدر کی تلاش:۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آکری عشرے (دس دن) کی طارق راتوں میں تلاش کرو۔(**صحیح بخاری، باب تحرّی لیلته القد، ۲۰۱۸**)

طاق راتیں۔:

اکیسویں (21) تئیسویں(23) پچیسویں (25) ستائیسویں(27) انتیسویں (29)

شبِ قدر پانے کا آسان نسخہ:۔

شبِ قدر کا رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہونا متعین ہے۔لہذا آخری عشرہ کی طاقق راتوں(29-27-25-23-21) میں سے ہر ہر رات کو درج ذیل اعمال کر لیے جائیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے بھرپور امید ہے کہ شبِ قدر کی برکات اور ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب پاسکیں گے۔

1۔فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کریں۔(جس نے عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کی اسے پوری رات کا ثواب ملتا ہے۔)

2۔تیسرا کلمہ اور درود شریف کا ورد کریں۔

3۔کم از کم ایک پارہ تلاوت کریں۔

4۔کم از کم دو رکعت صلوۃ التوبہ ادا کریں۔

5۔اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں پر رُو رُو کر معافی مانگیں۔

شبِ قدر کی برکات سے محروم نہ رہیں :۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر یہ مہینہ آچکا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ساری ہی بھلائیوں سے محروم رہا اور اس رات کی بھالائی سے وہ شخص محروم ہوسکتا ہے جو واقعی بڑا محروم ہو۔ (سنن ابن ماجه :1964)

شبِ قدر کے جواہرات :۔

شب قدر میں عبادت ہزار مہینوں (تیراسی سال چار ماہ) کی عبادت سے افضل ہے۔

شب قدر میں فرشتوں کا بکثرت نزول ہوتا ہے۔

شب قدر میں جبرائیل امین (علیہ السلام) اور فرشتے ہر اُس شخص کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے (کسی حال میں بھی) اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہا ہو۔

شب قدر میں اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والے کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

شب قدر کی فضیلت میں اللہ رب العزت نے ایک پوری سورت نازل فرمائی جس کی قیامت تک تلاوت کی جاتی رہے گی۔

شبِ قدر کی دعا:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:

یارسول اللہ! (ﷺ) اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! بیشک آپ معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں، پس مجھے بھی معاف فرما دیں۔ (ترمذی: باب جامع الدعوات عن النبی ﷺ:3513)

